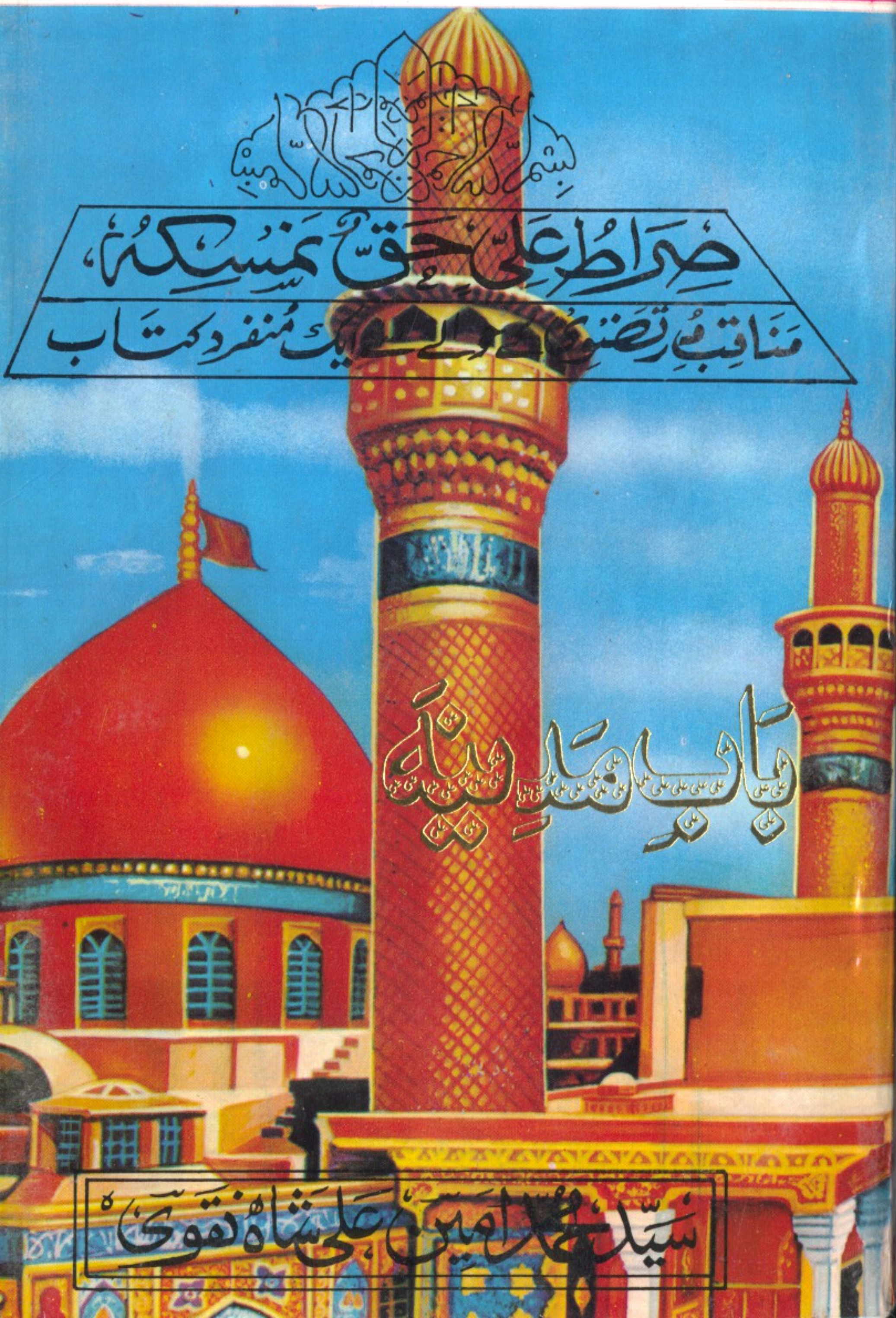
صراطِ علی حق نمسکہ

مناقبِ مرتضیٰ کے حوالے سے ایک منفرد کتاب

بابِ مدینہ



سید محمد امین علی شاہ نقوی

یَاحیِّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یَاقَیّوم

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا (الحدیث)

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے

خون ایک ہے دونوں کا اور ایک پسینہ ہے
اک آپ مدینہ ہے اک باب مدینہ ہے

مناقبِ مرتضوی کے حوالے سے عالم اسلام کیلئے ایک لازوال اور تاریخی کتاب

رشتہ الفت

۱۴۱۷ھ

المعروف

بابِ مدینہ

حاصل فکر

سیّد محمد امین علی شاہ نقوی

انتساب

سیدّنا حضرت محمدّ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی تمام اولادِ امجاد کے نام

کہ جنہیں قیامت تک ساداتِ کرام

کے نام سے پکارا جائے گا۔

✧ ✧ ✧ ✧

مِری ان سے نسبت بڑی چیز ہے

نقوی

حمد

لا الٰہ الا اللہ

زبانِ صدق و صفا کرے خدا کی ثنا
طفیلِ شاہِ عرب پتہ خدا کا لگا
علی نے توڑے صنم بحکمِ شاہِ ھُدا
رہِ رسول و نبی کمالِ ہر دوسرا
بقائے اہلِ عمل دعائے ردِّ بلا
کلامِ جن و بشر دوائے شرم و حیا
مرادِ قلب و نظر سکونِ شاہ و گدا
ضیائے شمس و قمر صدائے ارض و سما
خیالِ نقوی امیں
پڑھے وظیفہ سدا

لا الٰہ الا اللہ

نعت

سرنگوں ہے قلم کہ نعت بنے
ہو نبی کا کرم تو بات بنے
میرے مولا محمد عربی
وجہ تخلیق کائنات بنے
مصطفٰی کے ظہور کے صدقے
سارے نبیوں کے معجزات بنے
دو جہاں کے لئے رسول خدا
مرکز حلِّ مشکلات بنے
پنجتن کے کرم سے بندوں کے
ذات حق سے تعلقات بنے
میں ثنا خواں ہوں کملی والے کا
نعت میری رہ نجات بنے
سازو سامان نعت کا نقوی
خوش دلی سے قلم دوات بنے

ﷺ

عید میلاد

حق تعالیٰ کی عنایت عید میلاد النبی
ہے مسلمانوں کو رحمت عید میلاد النبی
"آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے"
ہے ضیائے شمع وحدت عید میلاد النبی
گونجتے ہیں والیٔ طیبہ کے نعرے ہر طرف
ہے محبت ہی محبت عید میلاد النبی
ہو رہا ہے آج حق اجر رسالت کا ادا
ہے رہ باب مودت عید میلاد النبی
صاحب لولاک کے صدقے سے ہیں ہر دو جہاں
اللہ اللہ کیسی نعمت عید میلاد النبی
عید فطر و عیدِ اضحیٰ اسکی قسمت پر فدا
ہر دو عیدوں کی ہے عظمت عید میلاد النبی
ہے عزازیل زمانہ کے لئے پیغام موت
اہل حق کو ہے مسرت عید میلاد النبی
عید میلاد النبی کو مت کہو بارہ وفات
زندگی کی ہے علامت عید میلاد النبی
قلب مومن میں ہے نقوی جوش الفت موجزن
ہے حقیقت کی حقیقت عید میلاد النبی

ﷺ

نعت

خلق کے تاجدار ہیں احمد
دو جہاں کی بہار ہیں احمد

حق تعالیٰ کے نائب اعظم
سب کا دارومدار ہیں احمد

سارے نبیوں کے سب رسولوں کے
جسم و جاں کا قرار ہیں احمد

نام لیوا ہے سب جہاں ان کا
ہر زباں کی پکار ہیں احمد

ہر زمانے کے باعثِ تخلیق
صدرِ روزِ شمار ہیں احمد

ذرّے ذرّے میں نور ہے اسکا
مالکِ خلد و نار ہیں احمد

روزِ اوّل سے تا ابد نقوی
شانِ پروردگار ہیں احمد

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت

فیض احمد کا عام ہوتا ہے
صبح ہوتا ہے شام ہوتا ہے

چاند سورج طواف کرتے ہیں
حق کا اس پر سلام ہوتا ہے

ہر دو عالم غلام ہیں اسکے
جو نبی کا غلام ہوتا ہے

حرف اس کو دعائیں دیتے ہیں نعت
جس کا کلام ہوتا ہے

عرش کہتے ہیں دل کو اے نقوی
دل میں اس کا قیام ہوتا ہے

نام محمد ورد پکاؤ
اپنی قسمت کو چمکاؤ

نام محمد کافی، شافی
اس سے دل کی راحت پاؤ

ہر دو جہاں میں اسکا سہارا
اسکو اپنے دل میں ٹکاؤ

اس نے بگڑے کام سنوارے
اس سے سارے روگ گنواؤ

صلّی اللہ علیہ وسلّم
نقوی دل سے کہتے جاؤ

پنجتن پاک علیہم السلام

پنجتن دو جہاں کی رحمت ہیں
آسمان و زمیں کی زینت ہیں

حق تعالیٰ کے بعد پیارے نبی
پھر علی مرکز محبت ہیں
صورت مصطفیٰ، حسین و حسن
مرتضیٰ، ان کی پاک سیرت ہیں

ہیں یہی کائنات کا مقصد
دین اسلام کی حقیقت ہیں

ہر گناہ و خطا سے پاکیزہ
اہل صدق و صفا کی عظمت ہیں

ان پہ مولیٰ درود پڑھتا ہے
یہ سراپا نگار رحمت ہیں

صبح اول سے تا ابد نقوی
نور رب جہاں کی صورت ہیں

اہل بیت اطہار کے بارہ امام علیہم السلام

نقش خیر الا نام بارہ ہیں
جن کے سب ہیں غلام بارہ ہیں

بُرج بارہ سِپہرِ رحمت کے
دین حق کے اَمام بارہ ہیں

ہر دو عالم میں دھوم ہے جنکی
معرفت کے مقام بارہ ہیں

جن سے نسلِ رسول پاک چلی
گنج بخشِ دوام بارہ ہیں

جن کے صدقے نظام دنیا ہے
الفتوں کے پیام بارہ ہیں

جو ہیں حق کے درود میں شامل
واجب الاحترام بارہ ہیں

سب اماموں کے ہیں امام یہی
جن سے بنتے ہیں کام بارہ ہیں

سر بلندی ہیں ملک و ملت کی
حق کے ماہ تمام بارہ ہیں

مرد مومن کے قلب و جاں کا سکوں
مقتدائے عوام بارہ ہیں

میں اکیلا ہی نام لیوا نہیں
ورد ہر خاص و عام بارہ ہیں

ہر زمانے کے اولیاء اللہ
جن کا لیتے ہیں نام بارہ ہیں

جن کی ذات عظیم کو نقوی
کر رہا ہے سلام بارہ ہیں

صحابہ کرام علیہم الرضوان

مصطفیٰ کی عطا صحابہ ہیں
دین حق کی ضیا صحابہ ہیں

ہر دو عالم کا خالق اکبر
جن سے راضی ہوا صحابہ ہیں

حق تعالیٰ کے فضل و رحمت سے
نجم رشد و ھُدیٰ صحابہ ہیں

اولیائے کرام کے رہبر
اہل حق کی صدا صحابہ ہیں

جزو ایماں ہے جن کا عشق و ادب
با خدا حق نما صحابہ ہیں

امتحانوں میں کامیاب ہوئے
صدر اہل وفا صحابہ ہیں

کون ثانی ہے سارے عالم میں
آفتاب سخا صحابہ ہیں

ہے زبان و بیان سے نقوی
جن کا مدحت سرا صحابہ ہیں

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ

نبی کے جانشیں صدّیق اکبر
مدینے کے مکیں صدّیق اکبر

رہ توحید و سنت کے مبلغ
محبت کے امیں صدّیق اکبر

امیرالمومنیں ، صدّیق اعظم
دلوں میں جاگزیں صدّیق اکبر

شریعت میں طریقت میں منور
حقیقت کے نگیں صدّیق اکبر

خدا شاہد، حقیقت ہے یہ نقوی
ہے آقا کے قریں صدّیق اکبر

رضی اللہ عنہ

ے شریعت یہ ہے کہ موافق کے موافق رہو اور مخالف کے مخالف - طریقت یہ ہے کہ مخالف کے موافق رہو حقیقت یہ ہے کہ موافق و مخالف کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھو اور معرفت یہ ہے کہ موافق و مخالف کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہو - اور ہر مقام پر رضائے الٰہی کا خیال رکھو - اللہ بس باقی ہوس

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

عمر فاروق ہیں شان محبت
چراغ منزل توحید و سنت

مراد مصطفیٰ ، فاروق اعظم
مسلماں ، آپکے مرہون منت

بتان کفر ان سے لرزاں، ترساں
محمد کے جواں ، اللہ کی طاقت

شریعت کا طریقت کا خزانہ
رہ عرفان کے راہی کی عظمت

ثنا خواں آپ کا دل سے ہے نقوی
کہ ہے مدح عمر آقا کی مدحت

رضی اللہ عنہ

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

طالبِ رحمٰن عثمان غنی
مرکز عرفان عثمان غنی

سرور ہر دوسرا کے ہر گھڑی
تابع فرمان عثمانِ غنی

مصطفیٰ کے ہر اشارے پر جھکے
صاحب ایمان عثمانِ غنی

جود ان کا شہرۂ آفاق ہے
منبعِ فیضان عثمانِ غنی

آپ کی تعریف میں نقوی کہو
جامع قرآن عثمان غنی

رضی اللہ عنہ

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

کیا سہانا خطاب کرتے ہو
مدحت بو تراب کرتے ہو

ذکر مولا علی عبادت ہے
کتنا کار ثواب کرتے ہو

بُغضِ حیدر سے مولوی صاحب
آخرت کو خراب کرتے ہو

کیوں الجھتے ہو ان ملنگوں سے
کیوں کلیجہ کباب کرتے ہو

شان حیدر کا کچھ حساب نہیں
تم یہ کیسا حساب کرتے ہو

اے نکیرو غلام حیدر سے
کیوں سوال و جواب کرتے ہو

لکھ کے حیدر کی منقبت نقوی
کاغذوں کو گلاب کرتے ہو

کرم اللہ وجہہ

لب پہ حیدر کی بات ہوتی ہے یا محمد کی نعت ہوتی ہے
دن نکلتا ہے ان کے چہرے سے
ان کی زلفوں سے رات ہوتی ہے
مرد مومن کو جیت ہے، لیکن کفر کو ان سے مات ہوتی ہے
دل میں جسکے بھی ان کی الفت ہو
اس بشر کی نجات ہوتی ہے
ان کا ہوتا ہے جو بھی اے نقوی اس کی سب کائنات ہوتی ہے

یا علی آپ کا جواب نہیں
آپ کی شان کا حساب نہیں

کسی کافر کو یا منافق کو
آپ کے سامنے کی تاب نہیں

آپ سے بغض رکھنے والوں کو
زھدو تقویٰ کا کچھ ثواب نہیں

کون ثانی ہے آپ کا مولا
آپ جیسی کوئی جناب نہیں

قلب نقوی پہ ہو کرم کی نظر
آپ سے کون فیضیاب نہیں

مولائے کائنات کی کیسے کروں میں بات
نام علی عظیم ہے چھوٹی ہے کائنات

نام علی کے ورد سے بنتے ہیں اولیا
نام علی ہے زینت دنیائے شش جہات

مومن کے دل کی دھڑکنوں میں ہے علی علی
صدقے سے جس کے مل گئی اسلام کو حیات

افضل ہے دو جہاں کی عبادت سے جسکی ضرب
اس کی عبادتوں کی طرف بھی ہو التفات

قاتل کو جس نے شربت شیریں پلا دیا
اس کا حسین پیاسا رہا بر لب فرات

ہجرت کی رات بستر احمد پہ لیٹ کر
مرضی خدا کی پا گیا حلاّلِ مشکلات

نقوی ثنائے مرتضیٰ کیسے کرے بیاں
جب کہ خیال دہر سے بالا ہے اسکی ذات

علی دی نظر نے زمانہ ہے رنگیا
علی نے اوہ دتا کسے نے جو منگیا

جودسیا نبی نے اوہ کرکے دکھایا
نہ بھجیا، نہ بھلیاّ نہ رکیا نہ سنگیا

علی نے نبی پاک دے ویریاں نوں
نچایا سی انگلاں تے سولی تے ٹنگیا

شریعت ، طریقت ، حقیقت دے رستے
ہے ہر اک علی دے لنگایاں ای لنگھیا

جہاناں دامولا تے نقوی دا آقا
جیہدے عشق نے دل ہے مستاں دا ڈنگیا

اللہ اللہ ہے کیا دیار علی
ہر زمانہ ہے جاں نثار علی

لرز جاتی ہے کفر کی دنیا
جب چمکتی ہے ذوالفقار علی

اسکی رحمت نبی کی رحمت ہے
ہے وقار خدا وقار علی

پھول کھلتے ہیں اسکی خوشبو سے
کس چمن میں نہیں بہار علی

شان حیدر کہوں میں کیا نقوی
نام مولاہے یاد گار علی

دم مست قلندر علی علی

رحمٰن کا مظہر علی علی　　ہر چیز کے اندر علی علی
اسلام کا اختر علی علی　　رحمت کا سمندر علی علی
احمد کا برادر علی علی　　قرآن کا منظر علی علی
نبیوں کا ہے دلبر علی علی

ولیوں کا سکندر علی علی
ہر دور کا سرور علی علی　　فیضان کا لنگر علی علی
کعبے کا مقدر علی علی　　ہے وارث منبر علی علی
ایمان سراسر علی علی　　ہے اول نمبر علی علی
دنیا کا سہارا دین کا دل　　عقبیٰ کا تونگر علی علی
ہردم ہے وظیفہ نقوی کا　　میرا پِیتَم سُندَر علی علی

دم مست قلندر علی علی
دم مست قلندر علی علی

دما دم مست قلندر

دما دم مست قلندر　　علی ہے باہر اندر
علی دے دھرتی امبر　　دما دم مست قلندر
علی ہے بندہ رب دا　　علی ہے مولا سب دا
علی دا ویر پیمبر　　دما دم مست قلندر
علی ہے سب داپیا　　علی دے سنی شیعہ
علی دے سارے نمبر　　دما دم مست قلندر
ملنگو آوَ آوَ　　علی دا نعرہ لاوَ
علی ہے عشق سمندر　　دما دم مست قلندر
علی دے صدقے جاوَ　　دھمالاں رج رج پاوَ
علی دم دم دے اندر　　دما دم مست قلندر
علی نقوی دا دادا　　علی ہے رب دا ارادہ
علی نے توڑے مندر　　دما دم مست قلندر

جو حیدر کرار ہے
اسلام کا معمار ہے

معمار کا ہتھیار ہے
ہتھیار کا کردار ہے

کردار کی گفتار ہے
گفتار کا اقرار ہے

اقرار کا اظہار ہے
اظہار کا شہکار ہے

شہکار کا شہکار ہے
نقوی مگر نادار ہے

جس بشر کا علی سہارا ہے　　وہ رسول خدا کا پیارا ہے
عشق خیرالوریٰ سے حیدر نے　　کافروں کا جنون اتارا ہے
جس سے لرزاں ہے کفر کی دنیا　　وہ علی کا عظیم نعرہ ہے
یا علی، یا علی، جو کہتا ہے　　راز حق اس پہ آشکارا ہے
جب بھی مشکل پڑی کوئی نقوی　　ہم نے نام علی پکارا ہے

حق کا خزانہ ہے علی
روح زمانہ ہے علی
مَن کُنتُ مولٰی کا بیاں
دیں میں یگانہ ہے علی
مومن کا ورد جانفزا
کافر کو طعنہ ہے علی
سب نے پکارا ہے اسے
سب کا ترانہ ہے علی
بن کر گھٹا فیضان کی
ہر سُو روانہ ہے علی
دنیائے دُوں کو چھوڑ کر
دیں کا فسانہ ہے علی
نقوی نہیں جس کا کوئی
اس کا ٹھکانہ ہے علی

گھر گھر ہے اجالا حیدر کا
ہے روپ نرالا حیدر کا
ہے دل میں ھوس کچھ کرنے کی
حیدر کی لگن میں مرنے کی
جو جام علی پی لیتا ہے
ہر حال میں وہ جی لیتا ہے
جو گیت علی کے گاتا ہے
وہ راہ ہدایت پاتا ہے
جو یاد علی میں روتا ہے
وہ مست قلندر ہوتا ہے
جس دل میں علی کا رستہ ہے
وہ شام ابد تک بستا ہے
وہ خلد بریں میں جاتا ہے
جس کا بھی علی سے ناتا ہے
اک پھول ہو جیسے کلیوں میں
ایسے ہی علی ہے ولیوں میں
نقوی کو ولا میں کھونے دو
مولا کی لگن میں رونے دو

جو علی کا فقیر ہوتا ہے   کتنا روشن ضمیر ہوتا ہے
جو نگاہوں کو گاڑ دے ان پر   رشک بدر منیر ہوتا ہے
جو بھی روتا ہے ان کی الفت میں   وہ عطا کا سفیر ہوتا ہے
ان کی چوکھٹ پہ مانگنے والا   بادشاہوں کا پیر ہوتا ہے
صدق دل سے جوان کا ہے طالب   اس پہ فضل قدیر ہوتا ہے
جس کا مشکل کشا سہارا ہو   وہ جہاں کا امیر ہوتا ہے
جس بشر کو نہ ان سے ہو نسبت   وہ جہالت کا تیر ہوتا ہے
جس کے دل میں عناد ہو ان سے   شیطنت کا اسیر ہوتا ہے
شیعہ سنی کے چھوڑ کر جھگڑے   مولوی سے فقیر ہوتا ہے
ان پہ دل سے جو مر مٹے نقوی   آدمی بے نظیر ہوتا ہے

سارے شہروں سے حسیں شہر نجف
ملک و ملت کا نگین شہر نجف

شہر طیبہ کو فضیلت ہے مگر
بعد اس کے بہترین شہر نجف

اولیاء کا قبلہ و کعبہ ہوا
عشق و الفت کا امیں شہر نجف

ہے مری آنکھوں کا سرمہ خاک در
میرے دل میں ہے مکیں شہر نجف

اس کے صدقے اس پہ واروں جان و دل
راحت نقوی حزیں شہر نجف

حیدر امام اے دنیا غلام اے
الفت دی چاشنی اللہ دا نام اے
شوہر بتول دا عالی مقام اے
اوہدا جنم کدہ بیت الحرام اے
اس دی نگاہ دا فیضان عام اے
نائب رسول دا حق دا امام اے
قرآن ہو بہو اوہدا کلام اے
اوہدا مزار تے دارالسلام اے
نقوی دا آپ نوں لکھ لکھ سلام اے

جو بھی حیدر کے در پہ آیا ہے
اس بشر پہ خدا کا سایہ ہے

قلب حیدر سے روشنی پا کر
دین اسلام جگمگایا ہے

جب بھی میدان میں علی آئے
خوف سے کفر تھر تھرایا ہے

دیکھ کر مرتضیٰ کو خیبر میں
ہر یہودی نے سر جھکایا ہے

حب حیدر سے ہم نے اے نقوی
بغض و نفرت کا سر اڑایا ہے

حیدر حسین اے — حق دا امین اے
دنیا دے واسطے — ماہ مبین اے
ملت دا بادشہ — عزم و یقین اے
جنت دا راستہ — کیسا حسین اے
حق دے امام دا — دشمن لعین اے
ہر اک غلام دے — دل وچ مکین اے

حیدر دا بالکا
نقوی امین اے

اللہ کی پہچان علی
احمد کا عرفان علی

مومن کا ایمان علی
تفسیر قرآن علی

نبیوں کا جانان علی
ولیوں کا سلطان علی

رحمت کا اعلان علی
عظمت کا ایوان علی

مولٰی کا فیضان علی
نقوی کا ارمان علی

علی ہے علوم محمد کا ڈھانچہ
علی ہے جہالت کے منہ پر طمانچہ

حضور علی ہر بشر سر نگوں ہے
ہو تاج شہی یا کہ سر پر ہو خوانچہ

بنے جس میں ڈھل کے محبان مولیٰ
علی ہے اصول ہدایت کا سانچہ

تو کہتا ہے مشکل کشا وہ نہیں ہے
نہ سوچا ، نہ سمجھا، نہ پرکھا ، نہ جانچا

علی ہے وہ اسلام کا شیر نقوی
کیا جس نے اصنام کا تیا پانچہ

شان علی کا کیا ہے ٹھکانہ
دیں کا علی ہے تانا بانا

صبح ازل سے شام ابد تک
مومن ہے اس کا سارا گھرانہ

حضرت ابو طالب ہے مومن
شمع رسالت کا پروانہ

شیعہ سنی اور وہابی
چھوڑیں باہم لڑنا لڑانا

ہم ہیں علی کے وہ ہیں ہمارے
نقوی علی کا ہے دیوانہ

پی جام چاہ دا
جپ نام شاہ دا

حیدر ہے بادشہ
ہر بادشاہ دا

ہے ویر مصطفیٰ
عالم پناہ دا

ہادی ہے بے شبہ
مولیٰ دی راہ دا

روشن نصیب ہے
ہر بار گاہ دا

کامل نصاب ہے
ہر خانقاہ دا

دو جگ اسیر ہے
اسدی نگاہ دا

اس دے ہے رو برو فق رنگ ماہ دا
نقوی ہے بانکا شاہاں دے شاہ دا

آپ کی محترم ہے ذات علی
آپ کی معتبر ہے بات علی

چاند سورج ہیں آپ سے روشن
آپ ہیں نور کائنات ، علی

ہرزمانے کے اولیاء اللہ
آپ کی ہیں تجلیات، علی

موت ہیں آپ ہر برائی کی
آپ ہیں خیر کی حیات ، علی

آپ کے نام سے ہو نقوی کی
قبر میں ، حشر میں ، نجات ، علی

جو علی کا غلام ہوتا ہے
قابل احترام ہوتا ہے

ان سے جو بات چیت کرتا
کتنا عالی مقام ہوتا

کام کیسا بھی کیوں نہ ہو مشکل
ان کے صدقے تمام ہوتا ہے

ہر زمانے کے بادشاہوں
ان کے در پر سلام ہوتا

جو محمد ، علی کا ہو اس پر
رب کا فضل دوام ہوتا ہے

وہ بشر خوش نصیب ہے جس کا
ان کے در پر قیام ہوتا ہے

ان کی چوکھٹ پہ مانگنے والا — دنیا بھر کا امام ہوتا
مانگنے والو مانگ لو ان سے — ان کا فیضان عام ہوتا
ان سے نقوی جو دوستی رکھے — اس پہ دوزخ حرام ہوتا

ہر کام کا حل ہے علی
رحمت کا بادل ہے علی

سرکار کے اصحاب کی
آنکھوں کا کاجل ہے علی

ہر شام کی صبح حسیں
ہر آج کا کل ہے علی

طاقت وروں کا حوصلہ
کمزور کا بل ہے علی

نقوی ترا مشکل کشا
دنیا میں پل پل ہے علی

کس قدر ہم پہ فضل باری ہے
یاد حیدر میں شب گزاری ہے

وہ علی کا ہے ماننے والا
جس کی فطرت میں انکساری ہے

خوش نصیبی ہے اس کے قدموں میں
جس نے حیدر پہ جان واری ہے

جو لڑاتا ہے شیعہ سنی کو
وہ فسادات کا شکاری ہے

شیعہ سنی کو جوڑنے والا
عشقِ سرکار کا بھکاری ہے

بھائی بھائی ہیں باہمی مومن
ایک ہونے سے کون عاری ہے

ہم علی کے غلام ہیں نقوی
اس لئے ہم پہ فیض باری ہے

رب کونین کا ہے نام علی
اس لئے ورد خاص و عام علی

اس کا فیضان ہے زمانے پر
ہر دو عالم کا ہے امام علی

وہ خدا سے کلام کرتا ہے
جس بشر سے کرے کلام علی

دل میں حسرت ہے حق پرستوں کے
روز محشر پلائے جام علی

تیرے در کا غلام ہے نقوی
تیری چوکھٹ کو ہو سلام علی

رب کا اجالا ہے علی
سب سے نرالا ہے علی

ماہ محبت ہیں نبی
اور ان کا ہالہ ہے علی

گہرا دلوں سے بے بہا
عقلوں سے بالا ہے علی

سارے زمانے کے لئے
حق کا حوالہ ہے علی

دنیا پرستوں سے جدا
دیں کا مقالہ ہے علی

بغض وحسد سے پاک ہے
الفت کا آلہ ہے علی

نقوی ہمارے واسطے
سرکار والا ہے علی

علی مَن کُنتُ مَولیٰ کا بیاں ہے
شہنشاہ زمین و آسماں ہے
علی کا اسم ہے اسم الہٰی
علی توحید حق کا ترجماں ہے
علی کا جسم ہے جسم محمد
علی کا فیض فیض بیکراں ہے
علی ہے قوت خلّاقِ عالم
علی مشکل کشائے ہر زماں ہے
علی ہے سرور دیں کا سپاہی
علی کا دست دست مرسلاں ہے
علی کعبے کا کعبہ ماہ طیبہ
علی مولائے ہر پیرو جواں ہے
علی ہے بائے بسم اللہ کا نقطہ
علی قرآن کا حسن بیاں ہے
ہے قرآن مبیں چوتھا صحیفہ علی چوتھا خلیفہ بے گماں ہے
علی ہے مرد مومن کا وظیفہ علی نقوی سرور قلب و جاں ہے

جو علی کے ہے پیار کا طالب
وہ ہے پروردگار کا طالب

ہر ولی ہر نبی رسول ہوا
حب دلدل سوار کا طالب

مصطفیٰ کا ہے جو بھی دیوانہ
وہ ہوا پنج و چار کا طالب

جسکو حیدر سے عشق والفت ہے
کب ہے وہ اقتدار کا طالب

پنجتن کا غلام ہے نقوی
دل سے ہے چار یار کا طالب

حیدر امیر اے
احمد دا ویر اے
پہلا امام تے
بدر منیر اے

اچے خیال دا
روشن ضمیر اے
دنیاتے دین دا
اک دستگیر اے

دوجگ دا بادشہ
پیراں داپیر اے
ولیاں دا پیشوا
رب دا فقیر اے

حق سچ دا رہنما
باطل لئی تیر اے

نفرت دا خاتمہ
حب دا سفیر اے
حیدر دے عشق دا نقوی اسیر اے

کر لا توں علی علی
مولیٰ دے نام کو لوں
مولیٰ دا نام لیوا
اللہ دے ولی سارے
مولیٰ علی دے گھر توں
بابا حسنین دا اے
کوئی وی کم نئیں مشکل
مولیٰ دا بن جا بندہ
مولیٰ دے صدقے نقوی

کیوں پھر داں گلی گلی
ہر اک بلا ہے ٹلی
بن دا اے رب دا ولی
کر دے نیں علی علی
آل نبی ہے چلی
جانے سب خفی جلی
مشکل کشا ہے علی
ہو جاؤ عقبیٰ بھلی
مہکی اے کلی کلی

علی ہے مولیٰ تیرا
علی ہے مولیٰ میرا

علی ہر چیز کے اندر
علی کا ہر جا پھیرا

علی ہے چاند نبی کا
علی سے دور اندھیرا

علی ہے نام خدا کا
علی ہے نور سویرا

ازل کے دن سے نقوی
علی ہے فیض کا ڈیرا

علی تو وہ ہے جو خیبر اکھاڑ دیتا ہے
جہانِ کفر کا حلیہ بگاڑ دیتا ہے

علی ہے رب جہاں کے جلال کا مظہر
جو سرفریق مخالف کا پھاڑ دیتا ہے

بہادری میں علی کا کوئی جواب نہیں
کہ جو بھی آئے مقابل پچھاڑ دیتا ہے

سخی علی سانہ پیدا ہوا زمانے میں
علی سے مانگے جوزرہ پہاڑ دیتا ہے

علی کی ذات گرامی کا نام ہی نقوی
ستمگروں کے جہاں کو اجاڑ دیتا ہے

اللہ کی ہے دید علی
احمد کی تقلید علی
گلزار توحید علی
الفت کی تمہید علی
عظمت کا خورشید علی
ولیوں کی تاکید علی
مومن کی تائید علی
ہر دل کی امید علی
باطل کی تردید علی
نقوی کی ہے عید علی

جسے بھی علی کا سہارا ملا
اسے مصطفیٰ کا نظارا ملا

لیا جس کسی نے بھی نام علی
تلاطم میں اسکو کنارا ملا

ہوا جو بھی دل سے غلام علی
اسے پنجتن کا دوارا ملا

نگاہ علی میں جو آیا جلال
تو خیبر کا در پارہ پارہ ملا

علی سے عدو جو بھی ٹکرا گیا
نہ اس کا نشاں پھر دوبارہ ملا

نہ نقوی ملے جسکو مولا علی
اسے دو جہاں میں خسارہ ملا

شر سے کرتا رہا جہاد علی / دشمن فتنہ و فساد علی
خانہ کعبہ میں ہے ظہور اس کا / حق تعالیٰ کی ہے مراد علی
پھول ہے گلشن محمد کا / سب صحابہ کا اعتماد علی
اس کے طالب ہیں اولیاء اللہ / مومنوں کا ہے اعتقاد علی
بے شبہ مرتبے میں ہے نقوی / مصطفیٰ پہلے ان کے بعد علی

علی ہے جاہ و جلالِ خدا زمانے میں
وہ بے مثال ہے قدرت کے کارخانے میں
علی حسین و حسن کا ہے والد ماجد
علی کا نام ہے الفت کے ہر ترانے میں
علی سخی ہے علی کے ہیں باپ دادا سخی
جنم لیا ہے علی نے سخی گھرانے میں
علی سے جس کو محبت ہے اس فدائی کے
علی کی ذات گرامی ہے دل کے خانے میں
چھڑا ہے آج علی کا جو تذکرہ نقوی
خوشی کی لہر ہے میرے غریب خانے میں

بابا حسنین دا   دل ہے کونین دا
ولیاں دا کعبہ اے   نعرہ بے چین دا
جگ دا لجپال ہے   سید حرمین دا
دن دی ہے آرزو   چانن ہے رین دا
نقوی مشتاق ہے
اوہدے نعلین دا

یا علی مدد

دین خدا کے دل کی صدا یا علی مدد
ہر دور کے ولی نے کہا یا علی مدد

رستے کی ساری مشکلیں آسان ہو گئیں
جس نے خلوص دل سے پڑھا یا علی مدد

ابدی حیات مل گئی اس خوش نصیب کو
جس کا بھی حرز جان بنا یا علی مدد

جب کہ علی خدائے دو عالم کے ہیں ولی
پھر کہنا شرک کیسے ہوا یا علی مدد

نقوی ملی علی سے مجھے دولت سخن
کیا خوب ہے وظیفہ مرا یا علی مدد

عدل و انصاف کا ہے دور علی
دشمن راہ و رسم جور علی

ہوئی کعبہ میں اس کی پیدائش
دین اسلام کا ہے طور علی

مصطفیٰ کے ہے علم کا وارث
سارے دانشوروں کا غور علی

ہر دو عالم کا رہبر کامل
ہے در شاہ غار ثور علی

لاکھ دنیا حسین ہو نقوی
نہ ہوا ہے، نہ ہوگا اور علی

مرا نانا نبی بابا علی ہے   مرا قبلہ ، مرا کعبہ علی ہے
میں ہوں سادات کا اک فرد ادنیٰ   مری تبلیغ کا حربہ علی ہے
مری امی بتول پاک زہرا   مرا مولا مرا بابا علی ہے
حسینی ہوں حسَن پر میں فِدا ہوں   مری الفت نبی ، جذبہ علی ہے
حسینیت مرا مسلک ہے نقوی   مری ہر مہر کا غلبہ علی ہے

دنیا کے ملک سے بھی ہے ملک علی بڑا
دنیا خدا کا ملک ہے ملک علی خدا

ابدال ہو ولی ہو قلندر ہو یا فقیر
جس کو ملا ہے جو بھی طفیل علی ملا

ہر دو جہاں میں کوئی علی کا نہیں جواب
حالانکہ وہ جواب ہے ہر اک سوال کا

دانائی میں، خلوص میں ، نیکی میں ، زہد میں،
بعد از نبی علی سا نہ کوئی بشر ہوا

واضح ہے سب جہاں پہ نقوی بہ امر حق
جو کچھ کیا علی نے خدا کے لئے کیا

اللہ دی ذات دی پہچان یا علی   رب دے رسول دا عرفان یا علی
نبیاں دا دلربا ذیشان یا علی   ولیاں دا دین تے ایمان یا علی
مستاں دے واسطے قرآن یا علی   سب دی نجات دا سامان یا علی
سارے جہان دا سلطان یا علی   مومن دا ورد ہے ہر آن یا علی
نقوی دے درد دا درمان یا علی   دل دے سکون دا فیضان یا علی

جس کو حیدر سے پیار ہوتا ہے
وہ بشر کامگار ہوتا ہے

جو نبی کا ہے چاہنے والا
وہ علی پر نثار ہوتا ہے

صاف دل سے جو مرمٹے ان پر
وہ قلندر شمار ہوتا ہے

جس کا کوئی نہ ہو زمانے میں
اس کا دلدل سوار ہوتا ہے

میرے مولیٰ تو نقد دیتے ہیں
کب کسی سے ادھار ہوتا ہے

اس کو کھائے گی آتش دوزخ
جس کو ان سے بخار ہوتا ہے

جس گھڑی ان کا نام لیتا ہوں
دل پہ طاری خمار ہوتا ہے

ان کا نام عظیم سنتے ہی
خارجی بے قرار ہوتا ہے

ہو ہجوم ملائکہ جس پر
وہ علی کا مزار ہوتا ہے

جو علی سے ہو مانگنے والا
وہ بشر تاجدار ہوتا ہے

فرقہ بندی کو چھوڑ کر نقوی
آدمیت سے پیار ہوتا ہے

جو علی کے ہیں پیار کی باتیں
وہ ہیں پروردگار کی باتیں

رس بھری بول چال ہے ان کی
جس قدر ہیں بہار کی باتیں

غنچہ و گل میں چاند تاروں میں
شاہ دلدل سوار کی باتیں

مومنوں کے لبوں پہ رہتی ہیں
سیرت تاجدار کی باتیں

کافروں کی صفوں میں ہوتی ہیں
ہیبت ذوالفقار کی باتیں

شیعہ سنی کی بحث میں پڑ کر
مت کرو انتشار کی باتیں

مختصر سی حیات ہے نقوی
کرلو مولا کے پیار کے باتیں

سب حسینوں سے ہے حسین علی
شاہ دنیا ہے شاہ دین علی
مرد میدان ہے بہادر ہے
نور عرفان کا امین علی
سیدھا رستہ دکھانے والا ہے
قلب مومن کا ہے یقین علی
کون ہمسر ہے ہر دو عالم میں
تاجِ فیضان کا نگیں علی
حق تعالیٰ کے فضل و رحمت سے
قلب نقوی میں ہے مکین علی

توں ویں پکار سجناں ہر بار علی علی
ہے کالی کملی والے دا پیار علی علی
کردا اے جس مقام تے سارا جہان حج
جمیاں اے اس جگہ تے منٹھار علی علی
جتھےّ نماز پڑھدے نیں چھوٹے بڑے بشر
ہو یا شہید او تھے غمخوار علی علی
ہو یا نہ کوئی آپ دے ورگا بڑا سخی
منگتے نوں بخشے اوٹھاں دی قطار علی علی
ہندا نہ کوئی شخص وی ہمسر بتول دا
ہندا نہ جے رسول دا مختار علی علی
مومن دے واسطے ہے قرآن نرا پرا
کافر دے واسطے ہے تلوار علی علی
نعرہ علی دا توڑ داخیبر نوں بے شبہ
باطل دی موت حق دا کردار علی علی
ہاشم دا خاندان تے عمران دااے دل
احمد دے علم دا اے اظہار علی علی
بابا حَسَن حُسینَ دا سخیاں داپیشوا
قوتاں تے طاقتاں دا کہسار علی علی

محبوب ہے رسول دا زہرا دا ہمسفر
سارے زمانیاں دا سردار علی علی
پردہ اے اہل بیت دا اصحاب دی لگن
ولیاں دے قافلے دا سالار علی علی
ہمنام ہے خدا داتے وارث حضور دا
توحید دے ہے پھل دی مہکار علی علی
بندہ خدائے پاک دا مولیٰ جہان دا
حق سچ دی روشنی دا مینار علی علی
اسلام دا امام تے نبیاں دی آبرو
اللہ تے ہے رسول دا شہکار علی علی
قبلہ ہے فرش دا اتے کعبہ ہے عرش دا
ہے عاشقاں لئی سچی سرکار علی علی
راکھا اے مومناں داتے سادات دی اے جد
عرفان دی مہک دا گلزار علی علی
مشکل کشا جہان دا پکا اصول دا
مستاں قلندراں دا دلدار علی علی
کعبہ طواف کردا اے اوہدے مزار دا
ہے عاشقاں نوں اللہ دا دیدار علی علی
کر دے کرم غلام تے صدقہ حسین دا
نقوی ازل توں ہے ترا حبدار علی علی

حق نگر حق نما حق علی یا علی — خوبرو دلربا حق علی یا علی
کبریا کی عطا، مصطفیٰ کی ضیا، — اولیا کی صدا، حق علی یا علی
خوش لگن، گلبدن، پنجتن کی پھبن — لاالہ کی بنا حق علی یا علی
حیدری شوق میں قادری ذوق میں — روح ودل نے کہا حق علی یا علی
بر ملا اس حقیقت کو نقوی کہو — سب کا مشکل کشا حق علی یا علی

ہے زمانے میں لاجواب علی
بزم عالم کی آب وتاب علی

رحمتوں کا ہے بانٹنے والا
مصطفیٰ شہر علم ، باب علی

اولیا کا ہے قافلہ سالار
مصطفیٰ سے ہے فیضیاب علی

مستیٔ عشق کا علم بردار
عالم کیف کا شباب علی

دو جہاں میں نہیں مثال اسکی
ہرولی ہے کلی ، گلاب علی

رب کعبہ کے فضل سے نقوی
دو جہاں کا ہے آفتاب علی

علی سے چلا ہے پتہ معرفت کا
علی ایک پیکر ہے معصومیت کا

حقیقت میں ہے جو بنا لا الہ کی
علی وہ عقیدہ ہے وحدانیت کا

ہے زہرا کا شوہر نبی کا برادر
نہیں دو جہاں میں بشر اس صِفَت کا

ہے موسیٰ سے ہارون کا جو تعلق
علی ہے نبی کو اسی منزلت کا

ہے جس میں لیا داخلہ اولیا نے
علی مدرسہ ہے وہ روحانیت کا

حقیقت ہے کیا دنیوی مال وزر کی
علی سے پتہ چل گیا اصلیت کا

صحابہ پہ ، آل نبی پہ ہوں قرباں
ملا ان سے ہے راستہ سلطنت کا

دعا ہے یہی نقوی بے نوا کی
ہو آسان مجھ کو سفر آخرت کا

کوئی مشکل نہیں علی کے لئے
دین و دنیا کے کام جس نے کئے

ہے علی زخم دہر کا مرہم
چاک دل مرتضی علی نے سیئے

جس نے دل سے علی کو مان لیا
عشق احمد کے جام اس نے پیئے

شیعہ سنی کو جوڑنے والا
الفتوں کے جلا رہا ہے دیئے

ہم پہ مولا علی کی بخشش ہے
دین ، ایمان عشق جس نے دیئے

جو علی کے غلام ہیں نقوی
درحقیقت وہ قبر میں بھی جیئے

اللہ دے نام دی ، تنویر یاعلی
قرآن پاک دی، تفسیر یاعلی

رب دے ہے عشق دی ، جاگیر یاعلی
حق دے مکان دی، تعمیر یاعلی

رب دے رسول دی ، توقیر یاعلی
ہر جاں نثار دی ، تقدیر یاعلی

وحدت دے ملک دا، راہ گیر یاعلی
مستاں قلندراں ،داپیر یاعلی

سارے جہان دی، تدبیر یاعلی
نقوی دے شوق دی ، تصویر یاعلی

نین ہیں حسن حیدری کے لئے
دل ہے سینے میں عاشقی کے لئے

نام مشکل کشا سہارا ہے
ہم نے احسان کب کسی کے لئے

مقصد زندگی عبادت ہے
"زندگی وقف ہے علی کے لئے"

حب حیدر ہے مایۂ ایماں
بغض حیدر منافقی کے لئے

کررہا ہے علی علی نقوی
ہر دو عالم میں بہتری کے لئے

عظمتوں کا علی خزانہ ہے
علم و حکمت کا کارخانہ ہے

بزم ہستی میں دھوم ہے جسکی
بے شبہ اس کا آستانہ ہے

مرد مومن کے دل کی ہے دھڑکن
عشق ومستی کا تانا بانا ہے

حال ماضی ہویا کہ مستقبل
اس کا محتاج ہر زمانہ ہے

جودرود خدا میں ہے شا مل
وہ علی پاک کا گھرانہ ہے

جس پہ حیدر کا فیض ہے نقوی
اس کی عظمت کا کیا ٹھکانہ ہے

رب دی عطا علی   سب دی صدا علی
نائب رسول دا   مشکل کشا علی
ہمسر بتول دا   ہے مرتضیٰ علی
دنیا تے دین دا   ہے مدّعا علی
ہادی سخی ولی   مولیٰ ہے یا علی
باطل دا خاتمہ   حق دی ضیا علی
حب دے جہاز دا   ہے ناخدا علی
مستاں قلندراں   دا پیشوا علی
نقوی دے واسطے   باب الھدیٰ علی

اللہ کی تنویر علی   احمد کی تصویر علی
ملت کی تقدیر علی   اُمّت کی توقیر علی
ہر لب کی تقریر علی   ہر دل کی تنویر علی
مومن کی جاگیر علی   کافر کو ہے تیر علی
اللہ کی شمشیر علی   مرحب کو دے چیر علی
سب ولیوں کا پیر علی   قاتل کو دے شیر علی
ایسی کر تدبیر علی   مل جائے کشمیر علی
نقوی کی تعمیر علی   ہر دل کی تطہیر علی

سرور انبیا کا میت علی
بزم کونین کا ہے گیت علی

خانہ کعبہ میں ہے جنم اس کا
اہل عرفان کی پریت علی

عشق و مستی کے فیض کا منبع
کفر کی ہار دیں کی جیت علی

علم کے شہر کا ہے دروازہ
اہل اسلام کی ہے ریت علی

وہ قلندر ہے وقت کا نقوی
ہر گھڑی جس کی بات چیت علی

اسلام کا اختر علی — ہر دور کا رہبر علی
توحید کی تمہید ہے — تمہید کا گوہر علی
قرآن ناطق بالیقیں — نبیوں کا ہے دلبر علی
حسنین و زہرا کی ضیا — تطہیر کی چادر علی
نعرہ لگا کر حیدری — نقوی کہو صفدر علی

علی تو وہ ہے جو خیبر کو توڑ دیتا ہے
جہان کفر کی گردن مروڑ دیتا ہے

علی کے نام سے لرزاں ہے کفر کی دنیا
سپا ہ ظلم کی آنکھوں کو پھوڑ دیتا ہے

سوار ہو کے علی مصطفی کے کاندھوں پر
تمام جھوٹے خداؤں کو توڑ دیتا ہے

علی ہے رب کے خزانوں کا باٹنے والا
علی سے ایک جو مانگے کروڑ دیتا ہے

علی کے ورد سے بنتے ہیں اولیاء اللہ
دلوں کا حق سے تعلق وہ جوڑ دیتا ہے

کبھی بھی اس کو نہ چھوڑے گی آتش دوزخ
علی کے باب کرم کو جو چھوڑ دیتا ہے

علی تو قوت پروردگار ہے نقوی
لہو عدو کی رگوں کا نچوڑ دیتا ہے

باب حیدر کا جو بھکاری ہے
اس پہ فضل خدائے باری ہے
جب حرم میں علی ولی آئے
سب پکارے یہ شکل پیاری ہے
بادشاہوں کے بادشہ ہیں علی
قلب اقدس میں انکساری ہے
ضرب جو ابن عبد ودپر تھی
دو جہاں کے عمل پہ بھاری ہے
آج بھی ان کے نام نامی کا
شر پسندوں پہ رعب طاری ہے
جولڑاتا ہے شیعہ سنی کو
وہ فسادی ہے وہ مداری ہے
شیعہ سنی میں امتیاز نہیں
سب کے دل میں رسول باری ہے
جو بھی آل نبی میں نقوی ہو
بھا کری ہے وہ یا بخاری ہے

اللہ کا ہمراز علی — احمد کا جانباز علی
قدرت کا اعجاز علی — رحمت کا انداز علی
الفت کا آغاز علی — ولیوں کی پر واز علی
میخانوں کا راز علی — ہر امت کا ناز علی
سخیوں میں ممتاز علی — نقوی کا دمساز علی

حیدر ہیں رہبر الحمد للہ
ولیوں کے سرور الحمد للہ
آنکھوں کی ٹھنڈک دل کے مکیں ہیں
لب پر ہیں اکثر الحمد للہ
صبح ازل سے شام ابد تک
حق کے مقدر الحمد للہ

رب کے دوارے ، سب کے سہارے
احمد کے مظہر الحمد

مولیٰ ثنا گر ، احمد برادر
نبیوں کے دلبر الحمد للہ
مومن بھی طالب کافر بھی طالب
سارے گداگر الحمد للہ
نقوی کے بابا کعبے کے کعبہ
ساقیٔ کوثر الحمد للہ

ہر جگہ ہے علی کی مشہوری
رب کے دربار میں ہے منظوری

دور ہے وہ خدا سے ، احمد سے
جس بشر کو علی سے ہے دوری

توڑی حیدر نے طاقت رب سے
خود سروں سرکشوں کی مغروری

ان کے خادم ہیں ان کے طالب ہیں
خاکی آبی و ناری و نوری

جو لڑاتا ہے شیعہ سنی کو
ہم سمجھتے ہیں اس کی مجبوری

فیض حیدر سے ہو بسر نقوی
خدمت دیں میں زندگی پوری

اللہ کی عنایت علی علی　　مومن کی امانت علی علی

نبیوں کی صداقت علی علی　　ولیوں کی امامت علی علی

تنویر ولایت علی علی　　تصویر ہدایت علی علی

اسلام کی طاقت علی علی　　بخشش کی ضمانت علی علی

امت کی حقیقت علی علی　　نقوی کی عبادت علی علی

ہے زبان علی میں شیرینی
شہد ، شکر، مٹھاس ، رس چینی،

جب حرم میں علی ہوئے پیدا
آگئی دو جہاں میں رنگینی

نام مولی علی کی برکت سے
کام ہوتے ہیں دنیوی دینی

ہے علی کا قیام جس دل میں
اس کی خوشبو ہے کس قدر بھینی

کر رہے ہیں علی علی ہر دم
چشم، دل، گوش ، لب، زباں، بینی،

بے ادب ہے علی کا جو نقوی
اس کی راحت خدانے ہے چھینی

باغ توحید کا ہے پھول علی
دین اسلام کا اصول علی

ہر زمانے کا مرشد کامل
تا ابد نائب رسول علی

حق تعالیٰ کے فیض کا مخزن
علم و عرفان کا سکول علی

روز اول سے نور احمد ہے
کیوں نہو ہمسر بتول علی

نام لیوا ہے آپ کا نقوی
کیجئے گا اسے قبول علی

اسلام کا مخزن علی   فردوس کا جوبن علی
نور محمد کی کرن   عرفان کا گلشن علی
رشدو ہدایت کی ضیا   انوار کی چلمن علی
تفسیر ہے قرآن کی   ایمان کا مسکن علی
پی کر پیالہ عشق کا   نقوی کہو احسن علی

جس گھڑی بو تراب آتے ہیں
دو جہاں ہمرکاب آتے ہیں

سمٹے نام علی کے دامن میں
رحمتوں کے سحاب آتے ہیں

ذکر حیدر میں کب تغیّر ہے
"دہر میں انقلاب آتے ہیں"

مشکلیں ڈر کے بھاگ جاتی ہیں
جب ولایت مآب آتے ہیں

نام لیوا جناب کے نقوی
ہر جگہ کامیاب آتے ہیں

تیرے علی ------- میرے علی
مولیٰ علی ------- حق کے ولی

مشکل کشا ------- شیر جلی
صورت حسیں ------- سیرت بھلی

نسل نبی ------- ان سے چلی
کعبہ مِرا ------- ان کی گلی

خاک نجف ------- زر کی ڈلی
میں نے جبیں ------- در پر ملی

---- نقوی کے ہیں ----
---- دل کی کلی ----

کس کو نام علی دل سے پیارا نہیں
کس نے مشکل کشا کو پکارا نہیں

جو نبی کا نہیں وہ علی کا نہیں
جو علی کا نہیں وہ ہمارا نہیں

دولت عشق اسکو میسر کہاں
حسن حیدر پہ دل جسنے وارا نہیں

مقصد زندگی ہے علی کی لگن
اس لگن کے سوا تو گزارا نہیں

ہیں علی ان فقیروں کے مشکل کشا
جن کا دنیا میں کوئی سہارا نہیں

جو ہٹاتی ہے حب علی سے پرے
ایسی دنیا تو ہم کو گوارا نہیں

سر پہ سایہ ہے نقوی علی پاک کا
ہر دو عالم میں ہم کو خسارہ نہیں

حق حق علی دم دم علی

کہتے رہو تم ہر گھڑی — مشکل کشا مولا علی
داتا علی مولا علی — اعلیٰ علی اولیٰ علی
رب کا علی سب کا علی — حق کا ولی شیر جلی
اسلام کا ڈیرا علی — تیرا علی میرا علی
مولا علی ہر چیز میں — ہر فکر کی تجویز میں

کوثر علی زم زم علی
حق حق علی دم دم علی

توحید کے عرفان میں — قرآن کے عنوان میں
الفاظ کے مفہوم میں — ایمان کے مقسوم میں
آغاز میں انجام میں — ہر صبح میں ہر شام میں
اسلام کے اقرار میں — ہے مصطفیٰ کے پیار میں
انوار میں اسرار میں — اخبار میں اقدار میں

کوثر علی زم زم علی
حق حق دم دم علی

گفتار میں کردار میں — محراب میں مینار میں

جلوہ نما ہر ایک میں   رونق فزا ہر نیک میں
ہر باضمیر انسان میں   ہر درد کے درمان میں
ہر دور میں ہر طور میں   ہر فکر میں ہر غور میں
ہر چشم میں ہر گوش میں   ہر جوش میں ہر ہوش میں

کوثر علی زم زم علی
حق حق علی دم دم علی

ہر شرق میں ہر غرب میں   ہر ضرب میں ہر حرب میں
ہر ملک میں ہر دین میں   اسلام کے آئین میں
ہر اصل میں ہر نقل میں   ہر شکل میں ہر عقل میں
ہر تحت میں ہر فوق میں   ہر شوق میں ہر ذوق میں
ہر قوم میں ہرذات میں   دن رات کے اوقات میں

کوثر علی زم زم علی
حق حق علی دم دم علی

ہر نرم میں ہر سخت میں   ہر تاج میں ہر تخت میں
ہر قلب میں ہر جان میں   ہر آن میں ہر شان میں
ہر نام میں ہر کام میں   ہر خاص میں ہر عام میں
ہر غیر میں ہر خویش میں   سلطان میں درویش میں
ہر تر میں ہے ہر خشک میں   ہر عطر میں ہر مشک میں

کوثر علی زم زم علی
حق حق علی دم دم علی

عالِم میں بھی عالَم میں بھی   آدم میں بھی خاتم میں بھی
اول میں بھی آخر میں بھی   باطن میں بھی ظاہر میں بھی
نبیوں میں بھی ولیوں میں بھی   پھولوں میں بھی کلیوں میں بھی
بلبل میں بھی ہر گل میں بھی   ہر جز میں بھی ہر کل میں بھی
پانچوں میں بھی چاروں میں بھی   بارہ میں بھی تاروں میں بھی

کوثر علی زم زم علی
حق حق علی دم دم علی

دھرتی میں بھی امبر میں بھی   سورج میں بھی اختر میں بھی
شہروں میں بھی گلیوں میں بھی   قطبوں میں بھی ولیوں میں بھی
خواجہ میں بھی داتا میں بھی   صابر میں بھی بابا میں بھی
جانوں میں بھی زندوں میں بھی   مستوں میں بھی رندوں میں بھی
فرشی میں بھی عرشی میں بھی   رومی میں بھی قرشی میں بھی

کوثر علی زم زم علی
حق حق علی دم دم علی

عرسوں میں بھی میلوں میں بھی   ریلے میں بھی ریلوں میں بھی
پیروں میں بھی ہیروں میں بھی   تیغوں میں بھی تیروں میں بھی

مسجد میں بھی کعبہ میں بھی — بچے میں بھی بابا میں بھی
بندہ میں بھی مولا میں بھی — ادنیٰ میں بھی اعلیٰ میں بھی
عترت میں بھی امت میں بھی — وحدت میں بھی کثرت میں بھی
کوثر علی زم زم علی
حق حق علی دم دم علی
شیعہ میں بھی سنّی میں بھی — اِکّی میں بھی اُنّی میں بھی
صلحوں میں بھی جنگوں میں بھی — خوشبو میں بھی رنگوں میں بھی
جنگل میں بھی منگل میں بھی — کشتی میں بھی دنگل میں بھی
لکھتے ہوئے پڑھتے ہوئے — بڑھتے ہوئے چڑھتے ہوئے
آتے ہوئے جاتے ہوئے — دیتے ہوئے پاتے ہوئے
کوثر علی زم زم علی
حق حق علی دم دم علی
جاگے ہوئے سوتے ہوئے — ہنستے ہوئے روتے ہوئے
بیٹھے ہوئے پھرتے ہوئے — لیٹے ہوئے گرتے ہوئے
کھاتے ہوئے پیتے ہوئے — مرتے ہوئے جیتے ہوئے
صبح ازل شام ابد — ہر اک عمل لا حصر و حد
خوشدل رہو کچھ ہو نہو — دکھ سکھ سہو نقوی کہا
کوثر علی زم زم علی
حق حق علی دم دم علی

مولیٰ کی جوگن

میں تو مولیٰ علی کی جوگن ہوں
ان کے فیض نظر سے روشن ہوں

یا علی کے میں پھول ہوں چنتی
ان کے گھر کے چمن کی مالن ہوں
ان کا کھاتی ہوں انکو ہوں گاتی
ان کی گولی ہوں ان کا چانن ہوں
ان کے لطف و کرم سے ہوں پلتی
ان کے دیدار کی میں پیاسن ہوں
ان کے رستوں کو دیکھنے والی
ایک داسی ہوں من کی روگن ہوں
ان کے دربار کی میں ہوں منگتی
اپنے رانجھن کی میں پجارن ہوں
میں نہ جاؤں گی غیر کے در پر
ہوں میں ان کی اگرچہ نر دھن ہوں
میں نہ شیعہ ہوں ، میں نہ ہوں سنی
ان کے پاؤں کی بس میں دھوون ہوں
ان کے در کی کنیز ہوں نقوی — گرچہ سارے جہاں کی پاپن ہوں

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

مظہر نور خدا ہیں فاطمہ — نقشہ خیر الوریٰ ہیں فاطم
ملکۂ ملک حیا ہیں فاطمہ — زینت ہر دوسرا ہیں فاط
حضرت مریم پہ ہے ان کو شرف — مصطفیٰ کا اصطفا ہیں فاط
رشتۂ سرکار، حضرت عائشہ — شہ رگ شاہ عطا ہیں فاط
شبر و شبیر کی ہیں والدہ — شمع بزم مرتضیٰ ہیں فاط
بے نظیر و بے گناہ و بے خطا — عظمت آل عبا ہیں فاط
رفعت قرآن کی تفسیر ہیں — حق تعالیٰ کی سخا ہیں فاط
ملت اسلام کی تنویر ہیں — مرکز صدق و صفا ہیں فاط

ہر دو عالم میں خدا کے فضل سے
تا ابد خیر النساء ہیں فاطمہ

سر جھکا کر آج اے نقوی ک
ہر صفت کی انتہا ہیں فا

سیّدنا حضرت امام حسن علیہ السلام

شہسوار ملک و ملت ہے حسن
خوبصورت، خوب سیرت ہے حسن

پنجتن کے آسماں کا آفتاب
مرکز توحید و سنت ہے حسن

حیدر و زہرا کے دل کا ہے سکوں
مصطفیٰ کی جاں کی راحت ہے حسن

ہے ازل کے روز سے فیضان حق
تا ابد شاہ ولایت ہے حسن

خیر خواہ امت خیر الوریٰ
دین و ملت کی حکومت ہے حسن

ہے بنائے اتحاد مسلمین
پیکر صلح واخوت ہے حسن

سید عالم کا پیارا دلربا
رب کعبہ کی زیارت ہے حسن

چھوڑ دے یا رکھ لے نقوی سلطنت
سارے داناؤں کی عظمت ہے حسن

سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام

آیۂ کبریا حسین — سایۂ مصطفیٰ حسین
مایۂ انبیا حسین — پایۂ مرتضیٰ حسین
جلوۂ اِنّما حسین — جذبۂ لاالٰہ حسین
قبلۂ دوسرا حسین — کعبۂ اولیا حسین
حسن کا بادشہ حسین — عشق کا میکدہ حسین
صبر کی انتہا حسین — فقر کا پیشوا حسین
کفر کو ہے پیام موت — دین کی ہے بنا حسین
جی کر مرا ہوا یزید — مرکر نہیں مرا حسین

نقویِ بینوا کا چین
مولا حسین یا حسین

؎ جلوہ انما میں آیت تطہیر کی طرف اشارہ ہے

شان اہل بیت

کیسا پاکیزہ بنایا حق نے شجرہ نور کا
کوئی بھی خاکی کبھی ہمسر نہ ہو گا نور کا

آیت تطہیر کے مصداق ہیں آل رسول
ہے حرام ان پر تو صدقہ حکم آیا نور کا

حق تعالیٰ بھیجتا ہے آل احمد پر درود
سب فرشتے پیش کرتے ہیں یہ تحفہ نور کا

ہر نسب ہے باپ کی جانب سے چلتا بالیقیں
آل نے ماں کی طرف سے پایا عصبہ نور کا

حشر تک سید ہے آل پاک کا ہر ہر بشر
مصطفیٰ کی ذات سے پایا ہے رتبہ نور کا

بیبیاں جب مائیں ہیں تو بیٹیاں بہنیں ہوئیں
حضرت خیر الوریٰ کا ہے گھرانہ نور کا

غیر سید سے نکاح سیدہ جائز نہیں
ہر نسب سے ہے نسب اعلیٰ و اولیٰ نور کا

یہ جناب مصطفیٰ کی نسل کی توہین ہے
نور کی سرکار میں رکھیں عقیدہ نور کا

علم ہو سکتا نہیں نسب محمد کا کفو
مال دنیا نے کہاں پایا ہے پایہ نور کا

کفو کا ہونا ضروری ہے نکاح شرع میں
ورنہ پھر جائز نہیں ہے عقد ہونا نور کا

حضرت احمد رضا خاں نے اے نقوی عشق سے
خوب لکھا ہے حدائق میں قصیدہ نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

صلی اللہ علیہ وسلم

رئیس المنافقین یزید ملعون اَخزاہُ اللہ تعالیٰ

ایک دشنام ہے یزید پلید
کتنا ناکام ہے یزید پلید

صبح کا نور ہیں امام حسین
کالکِ شام ہے یزید پلید

ہر طرف آج ہے حسین حسین
اور گمنام ہے یزید پلید

لاالٰہ کی مخالفت کر کے
کتنا بدنام ہے یزید پلید

پڑگیا طوق اس کو لعنت کا
شر کا انجام ہے یزید پلید

اس کو رسوا کرے خدائے جہاں
ترک اسلام ہے یزید پلید

دینِ کامل حسین ہے نقوی
کفر کا نام ہے یزید پلید

بغداد شریف

غوث اعظم کی ہوں میں دیوانی
جن کا کوئی ولی نہیں ثانی

آپ کی دھوم ہے زمانے میں
ہر جگہ آپ کی ہے سلطانی

اگلے پچھلے تمام ولیوں کے
آپ آقا ہیں، آپ ہیں جانی

سہروردی بھی، نقشبندی بھی،
سارے چشتی ہیں زیر نگرانی

اس کے خادم ہیں بادشاہ جہاں
آپ کی جس نے کی ہے دربانی

پشتہا پشت سے مرے آباء
ہیں غلامان شاہ جیلانی

قادریوں میں نام ہے اپنا
آپ کا ہے یہ فیض روحانی

نام لیتی ہوں غوث اعظم کا
ہو خوشی یا کوئی پریشانی

ہے زبان و بیان نقوی میں
ہر گھڑی آپ کی ثنا خوانی

رحمۃ اللہ علیہ

کلیر شریف

ذات حق کے جلال ہیں صابر
مصطفٰی کے جمال ہیں صابر

مرتضیٰ کے ہیں فقر کے والی
بے بدل ، بے مثال ہیں صابر

اہل بیت رسول کے جانی
غوث اعظم کے لال ہیں صابر

جدّ امجد علی ، عمر نانا
کتنے پاکیزہ حال ہیں صابر

ہیں غلام در فریدالدین
عشق و مستی کے لعل ہیں صابر

پوری تاریخ میں جواب نہیں
جو کھڑے بارہ سال ہیں صابر

خود جنازہ پڑھایا ہے اپنا
با خدا لازوال ہیں صابر

رشک جنت بنا دیا کلیر
کس قدر با کمال ہیں صابر

ہم بھی منگتے ہیں آپکے نقوی
ہر ولی کے سوال ہیں صابر

اتحاد بین المسلمین

آؤ حسن نبی سے پیار کریں
عشق سے دل کو پر بہار کریں

خیر کا ہر طرف اجالا ہو
شر کی دنیا کو تار تار کریں

آدمیت کا احترام رہے
ہر مسلمان کو دل سے پیار کریں

کام آئیں تمام لوگوں کے
دور نفرت کے سارے خار کریں

شیعہ سنی کے چھوڑ کر جھگڑے
زندگانی کو باوقار کریں

بھائی بھائی ہیں باہمی مومن
راہ الفت کو اختیار کریں

تزکیہ کر کے نفس کافر کا
وقت رحمت کا انتظار کریں

پانچ روزہ حیات ہے سب کی
پیدا ہرگز نہ انتشار کریں

متحد ہو کے سب کے سب مومن
ملک و ملت کو استوار کریں

پھر نہیں آنا لوٹ کر نقوی
ذکر مولا کا بار بار کریں

قطعات

ذکر مولیٰ علی عبادت ہے
آؤ مل کے علی علی کر لو
کیا بھروسہ ہے عمر کا نقوی
صدق دل سے علی علی کر لو

نام حیدر کے جپنے والوں کو
ہر خوشی کا گلاب ملتا ہے
ان کے قدموں کے پاک ذروں کو
روشنی کا خطاب ملتا ہے

رب کونین کا صحیفہ ہے
مصطفیٰ پاک کا خلیفہ ہے
ہر زمانے کے سارے ولیوں کا
نام مشکل کشا وظیفہ ہے

ہے مکّہ علی کا مدینہ علی کا
محبت ہے نقوی خزینہ علی کا
مہک اٹھے گلشن فضا ہے معطر
گلابوں سے بڑھ کر پسینہ علی کا

دین خدا ہے جسم مگر جان ہے علی
جسکو خرد نہ سمجھے وہ انسان ہے علی
مومن کا قلب کعبے کے سانچے میں ڈھل گیا
کعبے کے قلب کے لئے قرآن ہے علی

علی علی کا وظیفہ ہے اولیاء کا طریق
علی ولی کا ہے دشمن منافق و زندیق
علی امام کا دل سے غلام ہے نقوی
علی کے بحر محبت میں ہے ازل سے غریق

میری آواز سر کون و مکاں تک پہنچے
شرق سے غرب کے ہر پیر و جواں تک پہنچے
مصطفیٰ سرور عالم کے تصدق نقوی
"مرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے"

سرکار رسالت ہیں طرفدار صحابہ
ہر طالب مولیٰ ہے طلبگار صحابہ
پنجتن کی محبت کا تقاضا ہے یہ نقوی
سادات کو زیبا نہیں انکار صحابہ

اے میرے نوجوانوں ہر سمت خیر رکھنا
ہر گز نہ امتیاز ہر خویش وغیر رکھنا
اقبال کا یہ کہنا بالکل بجا ہے نقوی
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

یا مرتضیٰ مجھے نہیں دنیا سے کچھ غرض
چادر ترے خیال کی سر پر ہے تن گئی
نقوی کو روز حشر کا کیوں اضطراب ہو
تیری نظر سے زندگی مولائی بن گئی

ایک نام علی حقیقت ہے
باقی دنیا ہے محض افسانہ
یاعلی آپ کی محبت سے
سج گیا میرے دل کا کاشانہ

جتنے اشعار کے خزانے ہیں
یاعلی آپ کے ترانے ہیں
آپ کا تذکرہ حقیقت ہے
ورنہ لفظوں کے سب فسانے ہیں

حشر میں کوئی جماعت اور قوم مسلمیں
عمل صالح کے سوا جنت میں جاسکتی نہیں
آل اور اصحاب میں شیعہ نہ سنی تھا کوئی
اس لئے فرقہ پرستی کام آسکتی نہیں

یہ آپس میں شیعہ و سنی کا جھگڑا
کہاں کی اے نقوی یہ ہے عقلمندی
وہاں کام آئیں گے اعمال صالح
نہ وہ مال ودولت نہ یہ فرقہ بندی

عقل ہے انتشار کا مرکز
عشق انساں کو نیک کرتا ہے
عقل کا کام اک سے دو کرنا
عشق دونوں کو ایک کرتا ہے

ایک اللہ ایک مرسل ایک دیں
ایک ہیں شیعہ وَ سنی دو نہیں
فرق سے بنتاہے فرقہ دوستو
فرق کو چھوڑو، رہو سب کے قریں

تمام خدام دین حق کے
ہیں الفتوں میں پلے اکٹھے
یہ شیعہ سنی وہابی حنفی
ہوں ایک جھنڈے تلے اکٹھے

ہے پستی میں ہر اک بلندی کا راز
کبھی خود کو یارو بڑا مت کہو
کرو اپنے ہی نفس کا تزکیہ
کسی کو بھی نقوی برا مت کہو

نہیں جان دا میں ہاں پاپی کہ پنّی
میں خادم ہاں سب دا ہو شیعہ کہ سُنّی
ہے نقوی دا رانجھازمانے دا سانجھا
مرے سرتے بھی ہے محبت دی چُنّی

مرد مومن ہے غلام پنجتن
عقل سے بالا مقام پنجتن
ہے یہی نقوی صداقت کی صدا
دین ہے بس احترام پنجتن

شریعت کے دل ہیں ابوبکر پیارے
عمر ہیں طریقت کی الفت کے دھارے
حقیقت کے دریا ہیں عثمان نقوی
علی معرفت کے فلک کے ہیں تارے

ہم تو نقوی ہیں صحابہ کے غلام
دل سے کرتے ہیں ثناء و احترام
پنجتن کے عشق میں مخمور ہیں
وحدت و الفت ہمارا ہے پیام

مرکز اسلام ہیں بارہ امام
جن کے صدقے سے ہے دنیا کا نظام
سر جھکاکر ان کو نقوی اولیاء
کررہے ہیں دم بدم دل سے سلام

یہ توامت ہے ان کی آل نہیں
آل پر ہے حرام صدقہ زکات
اہل بیت رسول کے صدقے
ساری امت کی حشر میں ہے نجات

نہ سنی ہوں کہ کہوں رافضی کو ہے احمق
نہ رافضی ہُوںکہ سُنّی کے سر کو کر دوں شق
مرید عشق ہوں نقوی مجھے نہیں معلوم
کہ کون برسرباطل ہے کون بر سر حق

چھڈ جھگڑا شیعہ سنّی دا
کیہ چسکا وکھری کنّی دا
اے نقوی صبردی منزل وچہ
کجھ فرق ناں وِیہ تے اُنّی دا

تاں اصل حقیقت کھلّے گی
جد فرقہ بندی بھلّے گی
اے نقوی ساری دنیا تے
اسلام دی جھنڈی جھلّے گی

فرقہ بندی کرم کا ساز نہیں
عمر فرقوں کی کچھ دراز نہیں
اہل دل کا ہے فیصلہ نقوی
شیعہ سنی میں امتیاز نہیں

دین ہے باہم ملنا ملانا
دنیا ہے فتنوں کا ٹھکانا
شیعہ سنّی اور وہابی
چھوڑیں نقوی لڑنا لڑانا

کرلو نقوی دل کی صفائی
کام آئے گی نیک کمائی
شیعہ سنی اور وہابی
آپس میں ہیں بھائی بھائی

جو بھی ڈالے شیعہ سنی میں فساد
وہ نہیں ہے قابل تحسین و داد
بھائی بھائی ہیں یہ نقوی اس لئے
ہیں خداؤ مصطفی سب کی مرا

شیعہ سنی کو جوڑنے والا
الفتوں کے جلا رہا ہے دیئے
جو لڑاتا ہے شیعہ سنی کو
اس نے اغیار سے ہیں پیسے لئے

ایک ہوں گے ایک تھے اور ایک ہیں
شیعہ و سنی وہابی بالیقیں
جو لڑاتا ہے انہیں اے دوستو
وہ نہیں ہے خیر خواہ ملک و دیں

فرقہ بندی کے بتوں کو توڑدو
شیعہ و سنی کے جھگڑے چھوڑدو
جتنے دل اک دوسرے سے دور ہیں
ان کو آپس میں ملاکر جوڑ دو

شیعہ سنّی دا چھڈ جھگڑا
کافر نفس نوں لاویں رگڑا
سب دے نال محبت کر کے
رب دے عشق چ ہو جا تگڑا

میں پاپی نہ میں پنّی
میں شیعہ نہ میں سنّی
میرے سر تے ہے بس نقوی
رانجھن یار دے عشق دی چنّی

کو پایا علی علی کر کے
مٹایا علی علی کر کے
ہم نے نقوی در محبت پر
سرجھکایا علی علی کر کے

تعالیٰ کے دوارے چار یار
مرسل کے پیارے چار یار
بغض و نفرت چھوڑ کر نقوی کہو
ملک و ملت کے سہارے چار یار

خیر ہے اوتھے غیر نہیں
غیر ہے اوتھے خیر نہیں
اے نقوی چوہاں خلیفیاں دا
آپس وچہ کوئی ویر نہیں

راکب دوش ابن حیدر ہیں
سیّد الانبیاء سواری ہیں
ہر زمانے کے باضمیر انسان
یا حسین آپ کے بھکاری ہیں

اشک آنکھوں میں مسکراتے ہیں
ابن حیدر کی داستاں کے لئے
کربلا تیری خاک کے ذرے
چاند تارے ہیں آسماں کے

موت ضامن ہے زندگانی کی
فکر کرنے کی کوئی بات نہیں
سب نے مرنا ہے ایک دن نق
کونسا دن ہے جس کی رات نہیں

خدایا یہی ہے مری آرزو
رہے تو ہمیشہ مرے روبرو

کروں جس گھڑی آخرت کا سفر
ہو لب پر مرے لاالٰہ الاّ ھو

آمین یاحی یاقیوم

ختم شد

فکر و نظر

ہمارے مخدوم و مکرم حضور قبلہ پیر سیّد محمد امین علی شاہ صاحب نقوی ایک عرصہ سے اہل اسلام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع فرمانے کے لئے کوشاں ہیں چنانچہ یہ کتاب رشتۂ الفت المعروف باب مدینہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے ہم نے کسی نظم میں کہا تھا۔

مزہ جب ہے ہر مصرعہ و شعر میں ہو
علو تخیل ، سلاست ، روانی ،

تو یہ کتاب اس شعر کی تابندہ تشریح اور درخشندہ تصویر ہے زبان و بیان انتہائی سادہ و سلیس ، خوبصورت تلمیحات و تشبیہات اور دلنواز استعارات و کنایات پھر کتاب کی اصل روح پیغام محبت ہے - ہوسکتا ہے کہ آسان زبان میں لکھنا آسان بھی ہو مگر جس قلم نے بلا الف اور منقوط و غیر منقوط اردو و عربی منظومات کے انبار لگا کر اہل علم و فن اور مستند شعرائے کرام سے داد سخن حاصل کر رکھی ہو اسکی نوک سے اتنا آسان کلام منصئہ شہود پر آنا یقیناً آسان نہیں - زیر نظر کتاب باب مدینہ میں اسم محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعداد کی نسبت سے بانوے 92 منظومات جمع فرمائی گئی ہیں جن میں بہتر 72 منظومات وہ ہیں جو تمام مسلمانوں کو محبت حیدر کرار کرم اللہ وجہہ پر جمع ہونے کا درس دیتی ہیں اور یہ تعداد بھی شہیدان کربلا رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منسوب ہے جبکہ بانوے 92 سے بہتر 72 نظمیں نکال کر باقی بیس

20 دیگر موضوعات پر مشتمل ہیں پھر لفظ بیس 20 کے عدد بھی بہتر 72 ہوتے ہیں گویا شہیدان کربلا کی نسبت ان بیس 20 منظومات سے بھی موجود ہے زیر نظر کتاب باب مدینہ کا تاریخی نام رشتۂ الفت ہے جو 1417ھ کو ظاہر کر رہا ہے ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ نقوی صاحب کی اس تصنیف مبارک کو بھی ویسے ہی شرف پذیرائی بخشے جس طرح آپکی دیگر تصانیف کو عوام وخواص کے لئے مفید بنادیا گیا ہے

آمین بجاہ سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

حضرت علامہ صائم چشتی صاحب دامت عنایاتھم
فیصل آباد پاکستان
بروز بدھ 14 ربیع الاول شریف

اظہار خیال

مَن کُنتُ مَولٰی کی کامیابی و کامرانی کے بعد حضرت پیر سیّد محمد امین علی شاہ صاحب نقوی کی زیر نظر تصنیف باب مدینہ نقوی صاحب پر مولا علی کی کرم نوازی کا ایسا منہ بولتا ثبوت ہے کہ جس کی مثال پورے شیعہ سنی لٹریچر میں آج تک کہیں نہیں ملتی - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے - قبلہ نقوی صاحب سرکار نجف ، مولائے کائنات سے فیض سخن پا کر سہل ممتنع سے مزین شعری گلوں کا ایسا گلزار تشکیل دے چکے ہیں جسے کبھی اندیشہ خزاں نہیں۔

حب علی ہے مایۂ ایمان قادری
ہم اس کے نام پاک پر ایثار ہو گئے

باب مدینہ کے سخن ریزوں کی بحریں کمال اختصار کا نمونہ ، حب علی سے سر شار الفاظ اور شعروں میں روانی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا دریا دکھائی دے رہا ہے -

سچی بات تو یہ ہے کہ قبلہ نقوی صاحب کا تازہ شعری مجموعہ باب مدینہ اپنی انفرادیت اور اثر پزیری کا لوہا خود منوا چکا ہے حقیقت خود کو منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی

جب تک دینی کام رہے گا
نقوی تیرا نام رہے گا

فاضل محترم۔
سیّد اوصاف علی نقوی صاحب مدظلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ پاکستان

27 صفر المظفر 1417ھ

تمام شد

تخلیقات

مُحمّد رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	غیر منقوط عربی نعتیہ دیوان
قصیدہ امینیہ	عربی نعتیہ دیوان
لا نبیَ بعدی	عربی نظم میں تردید قادیانیت
مُحمّد ھی مُحمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	غیر منقوط اردو نعتیہ دیوان
حُسن مُحمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	بلا الف اردو نعتیہ دیوان
عشقِ مُحمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اردو نعتیہ دیوان
مَن کُنتُ مولیٰ	مناقب مرتضوی پر لاجواب دیوان
شجرہ حُسینیہ	نقوی سادات کی مختصر تاریخ
حِزبُ البحر	صوفیائے کرام کا مشہور وظیفہ

ملنے کا پتہ!

آستانہ عالیہ باب الھدیٰ فیض آباد فیصل آباد